UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Ordinary Level

FIRST LANGUAGE URDU **3247/02**

Paper 2 Texts

May/June 2004

1 hour 30 minutes

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen on both sides of the paper.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

You must answer **two** questions, **either** questions 1 and 4 **or** questions 2 and 3.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.
At the end of the examination, fasten all your work securely together.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔

جواب لکھنے کی کاپی میں مہیا کی گئی جگہوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔

صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔

جواب لکھنے کے لیے مہیا کی گئی علیٰحدہ کاپی پر اپنا جواب اردو میں تحریر کریں۔

اسٹیپل، پیپر کلپ، ہائی لائٹر، گوند، کریکشن فلوئڈ مت استعمال کریں۔

لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

دو سوالات کے جوابات لکھیں۔ سوال نمبر **1** اور **4** یا سوال نمبر **2** اور **3**

اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں: [ ]

اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیاں استعمال کریں، تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے منسلک کر دیں۔

This document consists of **4** printed pages.

SP (SC/TL) S69256/4
© UCLES 2004

UNIVERSITY *of* CAMBRIDGE
International Examinations

[Turn over

نظم و غزلیات Poetry

Question 1

(i)

مسلمانو بتاؤ تو تمہیں اپنی خبر کچھ ہے ؟
تمہارے کیا مدارج رہ گئے، اس پر نظر کچھ ہے؟
اگر کچھ ہے، تو سوچو دل میں بھی اس کا اثر کچھ ہے؟
حریفوں کی تعلیٰ باعثِ سوزِ جگر کچھ ہے؟
تمہیں معلوم ہے کچھ، رہ گئے ہو کیا سے کیا ہو کر
کدھر آ نکلے ہو راہِ ترقی سے جدا ہو کر

(ii)

تمہاری عزتیں تھیں، اوج تھا، رتبہ تھا، شانیں تھیں
تمہاری بات تھی، احکام تھے، کہنا تھا، آنیں تھیں
تمہارے ذکر میں سرگرم دنیا کی زبانیں تھیں
تمہیں تم تھے، زمانہ میں تمہاری داستانیں تھیں
غرور و نازکم کرنا پڑا تھا ایک عالم کو
سرِ تسلیم خم کرنا پڑا تھا ایک عالم کو

(iii)

تمہارا اِتفاقِ باہمی دیوارِ آہن تھا
مخالف ایک کا جو تھا، وہ گویا سب کا دشمن تھا
تمہاری ہمتوں کا عرشِ اعظم پر نشیمن تھا
تمہارے ہاتھ میں آفاق کا ہر علم، ہر فن تھا
تم اپنی حق پرستی سے دبا لیتے تھے دنیا کو
خدا کے سامنے جھک کر جھکا دیتے تھے اعداء کو

ا۔ شاعر کا نام اور نظم کا عنوان دیجیے۔ [2]

ب۔ اس نظم کا مرکزی خیال لکھیے۔ نظم کی روشنی میں مثالیں دیکر وضاحت کیجیے۔ [8]

ج۔ تیسرے بند میں شاعر نے استعاروں اور تشبیہات کے استعمال سے اپنے مقصد کو کیسے بیان کیا ہے؟ [10]

د۔ نظم کے حوالے سے مندرجہ ذیل تراکیب کو اپنے الفاظ میں واضح کیجیے۔ [5]

باعثِ سوزِ جگر ۔ راہِ ترقی ۔ سرِ تسلیم خم ۔ دیوارِ آہن ۔ عرشِ اعظم ۔

Question 2

میر تقی میر کی غزلوں میں دنیا کی بے ثباتی، ناپائیداری کو دردوسوز کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ تفصیل سے وضاحت کیجیے۔

[25]

Question 3

Prose نثر

استاد کی دکان سے قطع تعلق کر لینے کا مطلب بھی وہ خوب سمجھتے تھے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ایک بھاری رقم بطور معاوضہ استاد کو دینا اور یہ رقم ان کے پاس نہ تھی، دوسری صورت یہ تھی کہ یہ تینوں دکان سے علیٰحدہ ہو جاتے مگر علیٰحدہ ہو کر جاتے تو کہاں جاتے۔ نہ کام ہی میں ایسی مہارت تھی کہ دوسری جگہ آسانی سے نوکری مل سکتی اور نہ سر چھپانے کا کوئی ٹھکانہ تھا۔ لہٰذا گلے شکوے تو انہوں نے بہت کیے مگر انجام کار انہوں نے استاد کی تنخواہوں والی شرط مان ہی لی۔ تنخواہیں مقرر کرنے کے مسئلے نے خاصا طول کھینچا، آخر بحث وتمحیص کے بعد یہ طے پایا کہ استاد کو تو ڈیڑھ سو روپے ماہوار ملے اور اس کے نچلے کاریگر کو ایک سو بیس، تیسرے کو سو اور چوتھے کو اسّی۔ ساتھ ہی یہ بھی قرار پایا کہ تنخواہوں کا حساب مہینے کے مہینے ہوا کرے۔

استاد دل میں بہت خوش تھا کہ بالآخر اس نے اپنا تفوق اپنے ساتھیوں پر قائم کر لیا۔ ادھر اس کے ساتھی کچھ دن پژمردہ رہے مگر پھر مہینے کے بعد ایک معقول رقم ہاتھ آنے کے خیال نے رفتہ رفتہ ان کا غم دور کر دیا اور وہ بڑی بے تابی سے مہینے کے ختم ہونے کا انتظار کرنے لگے۔

خدا خدا کر کے جب مہینہ ہوا اور تنخواہ کا دن آیا تو یہ دیکھ کر ان چاروں حجاموں کو حیرانی اور مایوسی کی کوئی حد نہ رہی کہ پچھلے مہینے دکان سے جو آمدنی ہوئی تھی اس میں سے ان کی آدھی آدھی تنخواہیں بھی نہیں نکلتی تھیں۔ ان لوگوں کو سب سے زیادہ اچنبھا اس بات پر ہوا کہ دکان پہلے سے زیادہ ترقی پر تھی۔ گاہک بھی پہلے سے زیادہ آ رہے تھے مگر اس کے باوجود انہیں جو رقم ملی اس کا یومیہ ابتدائی دنوں کے یومیہ سے بھی کم تھا۔ منشی کے کھاتے کی جانچ پڑتال کی گئی مگر اس نے پائی پائی کا حساب بتا دیا۔ ہر شخص کی روز کی کمائی۔ چاروں کی روز کی کمائی، ہفتہ کی کمائی، مہینے کی کمائی الگ الگ بھی اور مشترکہ بھی۔ پورا چٹھا کھول کر رکھ دیا۔ کیا مجال جو کوئی شخص اس کے حساب میں غلطی نکال سکے۔

قاعدہ ہے کہ روپیہ باہر آنے والا ہو یا بندھی ہوئی تنخواہ ہو تو انسان خواہ مخواہ اپنا خرچ بڑھا لیتا ہے، یا اس کے بھروسہ قرض لے لیتا ہے۔ ان میں سے دو حجام ایک استاد اور ایک اور اسی امید پر محلے کے بعض دکان داروں کے مقروض ہو گئے۔

ا۔ اس عبارت کے حوالے سے افسانے میں استاد کے کردار کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کیجیے۔ [10]

ب۔ افسانے کے دوسرے کردار کس سماجی المیئے کی نشاندہی کرتے ہیں؟ [15]

Question 4

اسماعیل گوہر کے افسانے ''میرا باپ'' کے متعلق اپنے خیالات تفصیل سے لکھیے۔ [25]

© UCLES 2004

BLANK PAGE

Every reasonable effort has been made to trace all copyright holders. The publishers would be pleased to hear from anyone whose rights we have unwittingly infringed.

University of Cambridge International Examinations is part of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.